48964 ـ ان اسماء میں ضابطہ کیا ہے جن کا اطلاق اللہ تعالی پر کرنا صحیح ہے؟

سوال

کیا اللہ تعالی کو المتکلم یا الباطش کے اسم سے موسوم کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ وارد ہے کہ اللہ تعالی ایسا کرتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی کے سارے نام توقیفی ہیں یعنی (ان ناموں کے متعلق جو کچھ قرآن و سنت میں وارد ہے اسی پر موقوف رکھا جائے گا اس میں نہ تو کمی کی جائے گی اور نہ ہی اس سے زیادہ کیا جائے گا) لھذا اس بنا پر اللہ تعالی کو صرف اسی نام سے موسوم کیا جائے گا جس نام سے اللہ تعالی نے خود کو موسوم کیا ہے یا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں اس نام کا اطلاق اللہ تعالی پر کیا ہو، کیونکہ عقل ان اسماء کا ادراک نہیں کر سکتی جن کا اللہ تعالی مستحق ہے لھذا نص پر اکتفا کرنا اور اسے نص پر ہی موقوف رکھنا واجب اور ضروری ہے کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھکی جانے والی ہے الاسراء (36).

اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی کو ایسے نام سے موسوم کرنا جس نام سے اللہ تعالی نے خود اپنے آپ کو موسوم نہیں کیا یا پھر جس نام سے اللہ تعالی نے خود اپنے آپ کو موسوم کیا ہے اس کا انکار کرنا اللہ تعالی کے حق میں جرم ہے لھذا اس معاملہ میں اللہ تعالی کے ساتھ ادب اختیار کرنا واجب اور ضروری ہے اور جو کچھ نصوص شرعیہ میں اس بارہ میں مذکور ہے اسی پر اکتفا اور اقتصار کرنا ضروری ہے.

اور قرآن مجید میں یاسنت نبویہ میں جو کچھ صرف بطور خبر وارد ہے وہ اس طرح کہ اس کے ساتھ اللہ تعالی کا موسوم کرنا وارد نہیں تو اس کے ساتھ اللہ تعالی کو موسوم کرنا صحیح نہیں، یہ اس لیے کہ اللہ تعالی کی کچھ صفات کا تعلق افعال کے ساتھ ہے، اور اللہ تعالی کے افعال کی کوئی انتہاء نہیں جس طرح اس کے اقوال کی کوئی انتہاء نہیں.

اس کی مثال یہ ہے کہ: اللہ تعالی کی صفات فعلیہ میں " المجیئ، الاتیان، الاخذ، الامساك، البطش،" یہ ساری صفات فعلیہ ہیں اس کے علاوہ بھی کئي ایك فعلی صفات ہیں جن کا شمار کرنا ممکن نہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تیرا پروردگار آئے گا الفجر (22)

اور ایك مقام پر فرمایا:

اور اس نے آسمان کو تھام رکھا ہے کہ کہیں وہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہ آ گرے الحج (65).

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

بلا شبہ تیرے رب کی پکڑ بہت سخت اور شدید ہےالبروج (12).

لھذا ہم اللہ تعالی کو ان صفات سے تو موصوف کریں گے جس طرح یہ نصوص میں وارد ہیں اسی طرح رکھیں گے اور ان کے ساتھ اللہ تعالی کو موسوم کرتے ہوئے اس کے یہ نام نہیں رکھیں گےاور یہ نہیں کہیں گے کہ اس کے ناموں میں" الجائی" اور " الآتی" اور " الآخذ" اور" الممسك" اور" الباطش" وغیرہ شامل ہیں، اگرچہ ہمیں اس کی خبر دی گئی ہے اور ہم اس کے ساتھ اسے متصف بھی کرتے ہیں.

واللہ تعالی اعلم

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی کتاب" القواعد المثلی في صفات اللہ و اسمائہ الحسنی (13 ـ 21) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم